

12656- حدیث: "یہی نافرمان ہیں، یہی نافرمان ہیں" کی شرح

سوال

میں نے ایک حدیث سنی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ نے سفر میں روزہ رکھنے والوں کے متعلق فرمایا کہ یہی نافرمان ہیں، تو کیا اس کا معنی یہ ہے کہ مسافر کے لیے روزہ رکھنا حرام ہے؟

پسندیدہ جواب

سوال نمبر (20165) کے جواب میں بیان ہو چکا ہے کہ جب مسافر سفر میں روزہ رکھنے سے مشقت محسوس کرے تو اس کے لیے روزہ نہ رکھنا افضل ہے، اور روزہ رکھنا مکروہ، اور اگر ضرر اور نقصان یا ہلاک ہونے کے خوف تک جا پہنچے تو روزہ رکھنا حرام ہوگا۔

سائل نے جس حدیث کی طرف اشارہ کیا ہے وہ بھی اسی پر محمول ہے کہ اگر سفر میں شدید مشقت یا روزہ ضرر دے تو پھر روزہ نہ رکھا جائے، اور حدیث کا سیاق و سباق بھی اس پر دلالت کر رہا ہے۔

امام مسلم رحمہ اللہ تعالیٰ نے جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم عام الفتح میں رمضان المبارک میں مکہ کی جانب نکلے اور جب کراخ الغیم یہ مکہ اور مدینہ کے درمیان ایک جگہ ہے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا: کہ کچھ لوگوں پر روزہ مشقت بن چکا ہے، اور وہ آپ کے فعل کا انتظار کر رہے ہیں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد پانی کا پیالہ منگوایا اور اسے بلند کیا حتیٰ کہ لوگ دیکھنے لگے اور پھر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے نوش فرمایا، تو اس کے بعد رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا گیا کچھ لوگوں نے ابھی تک روزہ رکھا ہوا ہے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

"یہی نافرمان ہیں، یہی نافرمان ہیں"

صحیح مسلم حدیث نمبر (1114)۔

تو سیاق حدیث سے یہ حاصل ہوتا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے دو سبب کی بنا پر انہیں نافرمان کہا:

اول: انہوں نے مشقت کے باوجود روزہ رکھا۔

دوسرا: رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس لیے روزہ توڑا کہ لوگ ان کی اطاعت و پیروی کریں، تو گویا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں روزہ چھوڑنے کا حکم دیا لیکن انہوں نے ایسا نہ کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں نافرمانوں کا نام دیا۔

امام نووی رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں:

یہ اس پر محمول ہے جسے روزہ ضرر دے... اور اس کی تائید اس قول سے ہوتی ہے: "بعض لوگوں کے لیے روزہ مشقت کا باعث بنا ہوا ہے"

تو اس بنا پر اگر سفر میں روزہ مشقت کا باعث نہ ہو تو روزہ دار نافرمان نہیں ہوگا۔ اھ کچھ کمی و بیشی کے ساتھ۔

اور ابن القیم رحمہ اللہ تعالیٰ تہذیب السنن میں کہتے ہیں :

اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمانا "یہی نافرمان ہیں" یہ معین واقعہ ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ وہ روزہ چھوڑ دیں تو ان میں سے بعض سے مخالفت کی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ کلمات کہے.....

اور پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عصر کے بعد روزہ اس لیے چھوڑا کہ لوگ ان کی اقتدا اور پیروی کریں، لیکن جب بعض نے ان کی اقتدانہ کی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :
"یہی نافرمان ہیں" اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سے یہ مراد نہ تھی کہ مسافر کے لیے مطلقاً روزہ رکھنا حرام ہے۔ اھ

اور حافظ رحمہ اللہ تعالیٰ کہتے ہیں :

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں روزہ رکھنے والوں کی طرف نافرمانی کی نسبت اس لیے کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان پر روزہ چھوڑنے کا عزم کیا تھا، تو انہوں نے اس کی مخالفت کی۔ اھ کچھ کمی و بیشی کے ساتھ۔

تو اس بنا پر یہ حدیث خاص حالت میں وارد ہوئی ہے، اور اسے سب مسافروں پر منطبق اور لاگو کرنا صحیح نہیں۔

اس کی دلیل یہ بھی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں روزہ رکھا کرتے تھے، اور اگر سفر میں روزہ رکھنا معصیت و نافرمانی ہوتی تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایسا نہ کرتے۔
واللہ اعلم۔